کتاب التوحید

خلاصہ، موضوع اور

توحید کی تعریف اور اقسام

پہلے باب کا خلاصہ

از شیخ ابو عیاض حفظہ اللہ

پہلا باب: اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اُس کی عبادت میں اُسے اکیلا سمجھا جائے اور یکتا کیا جائے۔

آیات: (٥١:٥٦)(١٦:٣٦)(١٧:٢٣)(٦:١٥١)

توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی عظمت اور کمال کی صفات کے ساتھ یکتا ماننا اور اس کی عبادت میں اسے اکیلا سمجھنا۔ توحید میں علم اور عمل دونوں شامل ہیں۔ علم کے لحاظ سے، یہ توحیدِ ربوبیت اور توحیدِ اسماء و صفات ہے۔ اور عمل کے لحاظ سے، یہ توحیدِ الوہیت ہے۔ تمام نازل شدہ کتابوں اور بھیجے گئے رسولوں نے اسی توحید (توحیدِ الوہیت) کی دعوت دی ہے، جو اسلام کی بنیاد ہے، اور تمام انبیاء اور رسولوں کا دین ہے۔ یہ توحید اللہ کا اپنے بندوں پر سب سے بڑا حق ہے، یہ دین کی سب سے بڑی بنیاد ہے، اور ہر عبادت کی اصل ہے۔

اللہ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا، اور انہیں اسی کی دعوت دینے کے لیے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا۔ نوح (علیہ السلام) کے زمانے سے پہلے، انسانیت اسی توحید پر متحد تھی۔ جھوٹے معبودوں کو رد کرنا اور اللہ کو عبادت میں یکتا کرنا سب سے بڑا حق اور سب سے بڑا انصاف ہے، جس سے انصاف کے باقی تمام پہلو نکلتے ہیں۔[1]

[1] An Overview of Kitāb Al-Tawḥīd: Part 1 | AbuIyaad.Com

اس کتاب کا موضوع: شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ اپنی کتاب "اَلْمُلَخَّصُ فِي شَرْحِ كِتَابِ اَلتَّوْحِيدِ" میں فرماتے ہیں:

اس کتاب کا موضوع اُس توحید کی وضاحت کرنا ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کیا ہے اور جس کے لئے اُنہیں پیدا کیا ہے، اور اُس کے منافی امور کی وضاحت کرنا، خواہ وہ شرکِ اکبر ہوں، یا اس کے واجب یا مستحب کمال کے منافی ہوں جیسے شرکِ اصغر اور بدعات۔[2]

---

[2] ماخوذ از 'الملخص في شرح کتاب التوحید' از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ، صفحہ ۴۲۔

توحید کا معنی اور اس کے اقسام

لغوی اعتبار سے توحید کا معنی: اکیلا کرنا۔

شرعی اعتبار سے: اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، الوہیت، اور اسماء وصفات کے کمال میں یکتا اور اکیلا ماننا۔

توحید کی اقسام: توحید کی تین اقسام ہیں:

توحیدِ ربوبیت: یعنی اللہ کو اس کے افعال میں یکتا ماننا، اور پختہ طور پر اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا رب اور مالک ہے، وہی اس کا خالق ہے، وہی ہر چیز کی تدبیر کرنے والا اور تصرف کرنے والا ہے۔ اس قسم کے توحید کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ﴾ (الأنعام: ١)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (غیر اللہ کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں۔"

اور اس کا فرمان: ﴿قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ﴾ (الرعد: ١٦)

ترجمہ: "آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ۔"

اور اس کا فرمان: ﴿هَذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ﴾ (لقمان: ١١)

ترجمہ: "یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ (کچھ نہیں)۔"

نبی کریم ﷺ کے دور میں کفار اس قسم کے توحید کا اقرار کرتے تھے، لیکن یہ اقرار انہیں اسلام میں داخل نہیں کر سکا۔

توحیدِ اُلوہیت: یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کی عبادت، خواہ ظاہری ہو یا باطنی، کے ساتھ یکتا ماننا۔ یہی توحید کی وہ قسم ہے جس کے لئے رسولوں کو بھیجا گیا اور اسی کے بارے میں کتابیں نازل کی گئیں، اور ہر رسول نے اپنی دعوت کی ابتدا اسی سے کی، اور اپنی قوم کے ساتھ اختلاف بھی اسی مسئلے میں ہوا۔ اس توحید پر قرآن مجید سے دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحة: ٥)

ترجمہ: "ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔"

اور اُس کا فرمان:

﴿فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾ (هود: ١٢٣)

ترجمہ: "پس تو اس کی عبادت کر اور اسی پر بھروسہ کر، اور تیرا رب اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔"

اور اُس کا فرمان:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الأنعام: ١٦٢-١٦٣)

ترجمہ: "آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔"

توحیدِ اسماء وصفات: یعنی اُن تمام خوبصورت ناموں اور بلند صفات پر ایمان لانا، جن کے ساتھ اللہ نے اپنی کتاب میں اپنی ذات کو متصف کیا ہے، یا جن کے ساتھ اس کے رسول ﷺ نے اللہ کو متصف فرمایا ہے۔ ان ناموں اور صفات کو ایسے ہی قبول کرنا جیسا کہ وہ آئے ہیں، بغیر کسی تحریف اور تاویل کے، اور بغیر کسی کیفیت بیان کرنے یا مثال دینے کے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوری: ١١)

ترجمہ: "اس جیسا کوئی بھی نہیں، اور وہ السَّمِیعُ (سننے والا) اور البَصِیرُ (دیکھنے والا) ہے۔"